سحری لمبی روزہ چھوٹا عشاء پہلے

تصحیح اوقات سحر فجر عشاء

مروّجہ نقشہ جات اوقات نماز

پاکستان

انجینئر ملک بشیر احمد بگوی

ملت بک شاپ فیصل مسجد اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1۔ پس منظر

1۔ سن 1970 کی بات ہے راقم کرمیٹولہ (ڈھاکہ) میں ایک نئی چھاؤنی اور رن وے (ہوائی اڈہ) کی تعمیر کے سلسلہ میں بطور گیریزن انجینئر متعین تھا۔ حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ (جن سے راقم کی 1969ء میں کراچی میں پہلی ملاقات ہوئی تھی) نے اطلاع دی کہ 11 مقتدر علماء کرام نے جن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان، مولانا محمد رفیع عثمانی اور مولانا محمد تقی عثمانی بھی شامل تھے مسلسل 3 ایام کے مشاہدات کے بعد میری اس تحقیق کی توثیق کرتے ہوئے باقاعدہ اپنے دستخط کے تحت ایک فتویٰ جاری کر دیا ہے کہ پاکستان کے مختلف شہروں کے مروّجہ نقشہ جات اوقات نماز میں دیا گیا وقت فجر دراصل صبح کاذب کا وقت ہے جبکہ صبح صادق کا وقت اس کے کم از کم 12 منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ (احسن الفتاوی میں اس کی پوری روئیداد موجود ہے)

2۔ صبح کاذب کی تعریف جو کہ کتب فقہ میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں ایک لمحہ ایسا آتا ہے کہ مشرق میں ایک مخروط قسم کی روشنی اس طرح کی ظاہر ہوتی ہے کہ جس کا پھیلاؤ عموداً زیادہ ہوتا ہے اور افقاً بہت کم۔ اس وقت سورج کا مرکز مقام مشاہدہ سے 18 درجات زیر افق ہوتا ہے (فلکیات کی اصطلاح میں اسے Astronomical twilight کہتے ہیں)۔ چند لمحات کے بعد یہ روشنی غائب ہو جاتی ہے اسے صبح کاذب کہتے ہیں۔ اور پھر اسی طرح کی ایک دوسری روشنی اُسی جگہ ظاہر ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ اونچائی میں کم ہوتی جاتی ہے اور عرضاً پھیلتی جاتی ہے تھوڑی دیر بعد اس روشنی میں کچھ سرخی شامل ہو جاتی ہے تب اس کو صبح صادق کہتے ہیں۔ اس لمحہ سورج کا مرکز 15 درجات زیر افق ہوتا ہے اسے صبح صادق کہتے ہیں

3۔ صبح کاذب سے متعلق شارع اسلام ﷺ کا فرمان ہے کہ تمہیں بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روک دے۔ اس کے بعد ایک دوسرے نابینا صحابی عبداللہ ابن ام مکتوم اذان دیتے تھے جس پر صحابہ کرام سحری کھانا بند کرتے تھے اور نماز فجر ادا کرتے تھے۔ قرآن کریم میں صبح صادق کی یہ تعریف (سورۃ بقرہ 2: 87) میں یوں بیان کی گئی ہے کہ جب سیاہ دھاگا سے سفید دھاگا جدا نظر آئے۔ گویا اس لمحہ سے پہلے افق شرقی پر مکمل اندھیرا چھایا ہوتا ہے

4۔ کرمیٹولہ میں تب تک مشرق میں تا حد نگاہ نہ کوئی عمارت تھی اور نہ ہی بجلی کی روشنی۔ تب راقم نے 2-3 دن صبح صادق ظاہر ہونے پر گھڑی پر وقت دیکھ کر فلکیات کے ضابطہ سے حساب لگایا تو سورج کا مقام 15 ڈگری زیر افق کے قریب پایا۔ اس سے حضرت مفتی رشید احمد کی تحقیق کی توثیق ہوئی۔ اسی دوران مفتی صاحب نے اطلاع دی کہ پروفیسر (جغرافیہ) عبداللطیف صاحب نے پرانے نقشوں میں دیے گئے وقت فجر کو وقت صبح صادق قرار دیتے ہوئے 15 درجات کی تحقیق کو غلط قرار دیا ہے

5۔ شریعت میں چونکہ طلوع و غروب آفتاب کی طرح صبح صادق کے لیے بھی اصولی طور پر عینی مشاہدہ کا اعتبار ہے۔ لہذا

پروفیسر صاحب مفتی رشید احمد صاحب کے ساتھ مل کر مشاہدات کر کے سورج کے 15 یا 18 درجات زیر افق ہونے کی تحقیق کر لیتے تو معاملہ بطریق احسن حل ہو جاتا۔ نامعلوم ایسا کیوں نہ ہوا۔ ادھر مفتی محمد شفیع صاحب نے انتشار سے بچنے کی خاطر اپنی رائے یوں بدلی کہ انتہاءِ سحر کے لیے تو 18 درجات کا اعتبار کیا جائے جبکہ اذان و نماز فجر کے لیے مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق کی بنا پر 15 درجات کا اعتبار کیا جائے۔ لیکن (مشہور) حدیث قرطاس کی روشنی میں مفتی محمد شفیع صاحب کا اپنے پہلے فتویٰ سے یوں رجوع کر لینا محل نظر ہے

6۔ سالہا سال اسی تذبذب میں گزر گئے۔ 1985 میں راقم ریاض (سعودی عرب) میں تھا وہاں سعودی مملکت کے امور شرعیہ کے سربراہ شیخ ابراہیم نے دو نوجوان حضرات کو مشاہدہ کے لیے مامور کیا۔ ہم تینوں آبادی سے باہر ریگستانی علاقہ میں آدھی رات کے بعد پہنچ گئے۔ راقم نے بذات خود الگ رہتے ہوئے ان حضرات کو طلوع صبح صادق کا وقت نوٹ کرنے کو کہا۔ اس یک روزہ مشاہدہ سے بھی سورج کے 15 ڈگری زیر افق کی توثیق ہوئی۔ لیکن مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق کو عام طور پر کوئی اہمیت نہ دی گئی۔ البتہ ان کے بعض دیگر معتقد حضرات کی طرح راقم بھی رمضان المبارک میں کبھی سحری کھانے میں دیر ہو جاتی تو مفتی صاحب کی تحقیق کا سہارا لے کر کھانے کے لیے مزید 10-15 منٹ کی گنجائش نکال لیتا

7۔ راقم ابھی ریاض ہی میں تھا کہ ماہنامہ الحق میں انجینئر شبیر احمد کاکاخیل صاحب کا مضمون صبح صادق کے بارہ میں پڑھا جس میں انہوں نے پروفیسر عبداللطیف کے موقف کی تائید کی اب ایک کے بجائے دو ماہرین مفتی رشید احمد صاحب کے مدمقابل بڑے شد و مد کے ساتھ کھڑے ہو گئے ادھر مفتی رشید احمد صاحب کے ایک معتقد انجینئر نفیس احمد اس دھن میں لگے رہے۔ وہ خطوط اور پھر ای میل کے ذریعہ مفتی رشید احمد صاحب کی تائید میں لکھتے رہے۔ ادھر شبیر احمد کاکاخیل نے وفاق المدارس کے لیے فہم الفلکیات کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اتفاق سے اس کا مسودہ (کمپیوٹر پرنٹ) مفتی رشید احمد کے ایک معتقد کے ہاتھ لگا۔ انہوں نے مفتی صاحب کی توجہ اس طرف دلائی کہ اس میں کاکاخیل صاحب نے لکھا ہے کہ مفتی صاحب نے اپنے موقف پر زور دینا چھوڑ دیا ہے۔ اس پر مفتی صاحب نے حکم دیا کہ تخصص سال دوم کے طلباء خاص طور پر حفظہ العلماء کی مجلس میں موجود رہیں۔ اس میں مفتی صاحب نے کھلے الفاظ میں اس امر کی تردید کی

8۔ امسال (2007) اپریل کے مہینہ میں انجینئر نفیس صاحب یہاں لال مسجد آن پہنچے۔ اطلاع ملنے پر راقم نے موبائل پر انہیں پوچھا کہ کتنے دن کا قیام ہے جواب دیا شاید بقیہ ساری عمر یہیں لگ جائے۔ یہاں پھر انہوں نے کہانی چھیڑ دی۔ راقم کو بھی دوبارہ اس معاملہ میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ کہنے لگے کہ کراچی میں پروفیسر عبداللطیف کو باصرار کہہ چکا ہوں کہ آئیں مل کر مشاہدہ کر لیتے ہیں لیکن وہ نہ تو میرے اعتراضات کا جواب زبانی یا تحریری طور پر دینے کو تیار ہیں اور نہ ہی مشاہدہ کے لیے۔ یہاں بھی انہوں نے کاکاخیل سے فون پر اس سلسلہ میں گفتگو کے لیے دعوت دی۔ راقم نے بھی ای میل کے ذریعہ کاکاخیل صاحب کو گذارش کی کہ وہ تاریخ وقت اور مقام ملاقات کا تعین کر کے نفیس صاحب کو ملاقات کا موقع دیں جہاں چند مقامی مفتیان کرام کے علاوہ راقم (بگوی) بھی حاضر ہونے کا اشتیاق رکھتا تھا۔ مہینہ یونہی گذر گیا اور نفیس صاحب بعض وجوہ کی بنا پر واپس کراچی ہو لیے

10۔ اس دوران امریکہ میں مقیم ڈاکٹر خالد شوکت (ویب سائیٹ moonsighting.com) نے اطلاع دی کہ 2004 میں ریاض میں پورے ایک سال شیخ عبدالعزیز خوزان نے مشاہدات کر کے 15 درجات کے موقف کی تائید کی ہے اور ادھر سن 2000 میں امریکہ میں میامی (عرض بلد 36 درجہ شمالی) پڑھا کہ بیت المکرّم کے امام کی موجودگی میں مشاہدہ کی بنا پر 15 درجات کے موقف کو بالکل صحیح پایا۔اس طرح 70 سالہ عمر کے انجینئر نفیس احمد نے اس اہم شرعی مسئلہ کو دوبارہ زندہ کیا۔ وہ خود تو واپس چلے گئے لیکن راقم کو پھر سے متحرک کر گئے

11۔ ادھر مفتی شوکت علی (صوابی 583 9890 0321) نے راقم کو اطلاع دی کہ متعدد بار کے مشاہدہ سے صبح صادق اور ابتداء نمازِ عشاء (غروبِ شفقِ ابیض) کے لیے 15 درجات توثیق ہوتی ہے جو کہ انہوں نے صوابی اور پھر دریائے سندھ کے آر پار نیز کامرہ کے کے رن وے پر کیے۔ابھی 11.06.2007 کے مشاہدہ صبح صادق کے لیے مولانا اعجاز احمد (موبائل 654 9426 0333) بھی ساتھ تھے جو کہ پرانے نقشوں پر اعتماد رکھتے تھے وہ بھی قائل ہو گئے کہ مفتی رشید احمد صاحب کی تحقیق صحیح ہے

12۔ آخر میں راقم نے محترم شبیر احمد کاکاخیل کو ای میل کے ذریعہ ایک نکتہ پر لانے کی کوشش کی۔ کہا کہ فرض کریں کہ پرانے نقشوں میں دیا گیا وقت' صبح صادق کا وقت ہے جو کہ 18 درجات زیرِ افق کے مطابق ہے۔ادھر فقہ کی معتبر کتاب شامی میں لکھا ہے کہ صبح کاذب اور صبح صادق کے درمیان 3 درجات (عمقِ شمس) کا وقفہ ہے۔ پروفیسر عبدالطیف بھی اس کے قائل ہیں۔ لہذا (18+3=) 21 درجات سورج کے زیرِ افق ہونے پر صبح کاذب ہونی چاہیئے جبکہ سب جانتے ہیں کہ اس وقت آسمان پر مکمل اندھیرا ہوتا ہے۔لہذا یہ مفروضہ غلط ہوا اور تب صحیح بات یہ ہوئی کہ 18 درجات پر صبح کاذب ہے اور 15 درجات پر صبح صادق

13۔ شبیر صاحب نے جواب دیا کہ ڈاکٹر شوکت سے ایک سوال پوچھا ہے اس کا جواب آنے پر آپ کے سوال کا جواب دیا جائے گا۔ان کی طرف سے پروفیسر عبداللطیف نے ڈاکٹر شوکت سے اس ضمن میں سوال جو پوچھا وہ یہ تھا کہ قطبین کے قریب تو صبح صادق بھی نظر نہیں آتی۔اس پر انہوں نے جواب دیا کہ تب وہاں کیا 5 نمازیں ہی نہ پڑھیں گے۔ یہ وہ آخری جواب ہے جو کہ پروفیسر عبداللطیف کی معرفت کاکاخیل کی طرف سے راقم کو موصول ہوا

14۔ حضرت مولانا مفتی محمد رضوان صاحب (858 5121 0321) نے اپنے ادارہ غفران راولپنڈی میں 15.07.2007 کو رؤیت ھلال کے سلسلہ میں ایک نشست کا اہتمام فرمایا۔اس میں تقریباً 12 مفتیان کرام موجود تھے۔محترم شبیر احمد کاکاخیل اور راقم بھی اس میں مدعو تھے۔ وہاں مفتی محمد شفیع صاحب کی تجویز زیرِ غور آئی جس کے مطابق سحری تو 18 درجات پر بند کی جائے جبکہ نماز فجر 15 درجات کے بعد پڑھی جائے۔ راقم کا نقطہ نظر یہ تھا کہ نماز تو بہر حال 15 درجات پر پڑی جائے کہ یہ ایک اجتماعی مسئلہ ہے جبکہ سحری کھانا انفرادی مسئلہ ہے۔ وہاں شبیر احمد صاحب نے انجینئر نفیس احمد سے گفتگو نہ کرنے کی وجہ یہ بتائی کہ وہ اس سے قبل ان کے شیخ مفتی رشید احمد لدھیانوی (1984) اپنے موقف سے نرمی کا اظہار کر چکے ہیں۔ جب کہ نفیس صاحب کا کہنا ہے کہ احسن الفتاوی سن 1402 ھ سے لے کر اب تک 10 دفعہ چھپ چکا ہے اگر ایسا ہوتا تو مفتی صاحب بعد کے کسی اڈیشن میں اس کا ذکر ضرور کرتے

15۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے چند دیگر امور جن پر گفتگو ہوئی یہ تھے

الف۔ رؤیت ھلال کے بارہ میں اس بات پر اتفاق پایا گیا کہ حاکم وقت (اولوا الامر) اختلاف مطالع کو نظر انداز کر کے عالمی رؤیت کی بنیاد پر اعلان کر سکتا ہے

ب۔ انکشاف ہوا کہ پاکستان میں صوبائی زونل رؤیت ھلال کمیٹیوں کا چیئر مین کوئی نہیں ہوا ت لہذا حتمی فیصلہ مرکزی رؤیت ھلال کمیٹی کو حاصل ہے

ج۔ راقم نے یہ تجویز بھی سامنے رکھی کہ کسی کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعہ پہلے سے مقام غروب آفتاب کے حوالہ سے نئے چاند کا مقام معلوم کر کے طلباء کو ملک کے مختلف مقامات پر عوام کے ساتھ رؤیت کے لیے بھیجا جائے جہاں وہ دیکھیں کہ آیا جہاں لوگ لوگ افق پر چاند بتاتے ہیں حسابی طریقہ سے یہ واقعی یوں ہے

16۔ راقم نے 2003 میں اسلام آباد کے لیے 100 سالہ نقشہ اوقات نماز مرتب کیا تھا۔ جس کی 2500 کاپیاں اب تک تقسیم ہو چکی ہیں۔ انتشار سے بچنے کی خاطر اس میں دیا گیا وقت فجر و عشاء 18 ڈگری پر مبنی درج کیا گیا۔ گزشتہ سال پاکستان کے 124 شہروں کے لیے کتابی شکل میں اوقات نماز بھی اس ضابطہ کے مطابق دئے گئے۔ انسان غلطی کا پتلا ہے۔ مقتدر علماء کرام اور ماہرین خلوص نیت سے کام لیتے ہوئے اپنے اپنے موقف پر قائم رہے لیکن اب راقم 15 درجات کے حق میں اتنے شواہد موصول ہوئے پر اپنی ذمہ داری محسوس کرتا ہے کہ تحقیق شدہ بات کی تائید کرے

17۔ اکثر و بیشتر شہروں کے نقشے 18 ڈگری پر مبنی چھپ چکے ہیں اب 15 ڈگری پر مبنی نقشہ اوقات نماز تو بذریعہ کمپیوٹر چند سیکنڈ میں تیار ہو سکتے ہیں لیکن طباعت پر خرچ تو ہوتا ہی ہے۔ لہذا پرانے نقشوں کو قابل استعمال بنانے کے لیے راقم نے یہ حل نکالا ہے کہ دیکھا جائے کہ پورے سال کے دوران 18 اور 15 ڈگری کے تخریج کردہ وقت فجر میں کم از کم کتنے منٹ کا فرق پڑتا ہے اور زیادہ سے زیادہ کتنے منٹ کا۔ یہاں سے یہ فارمولا نکالا کہ اوّل الذکر فرق وقت کو مطبوعہ نقشہ کے وقت فجر میں جمع کر کے جو وقت نکلے اس تک سحری کھائی جائے اور موخر الذکر فرق وقت کو جمع کر کے جو وقت نکلے اس پر اذان فجر کہی جائے اور یوں تخریج کردہ ماحصل وقت پر 3 منٹ کی احتیاط مزید اپنے طور پر کر لی جائے کیونکہ گھڑی بھی ایک آدھ منٹ آگے پیچھے ہو سکتی ہے نیز اسلام آباد میں فیصل مسجد کے عرض و طول پر مبنی نقشہ مضافات میں بھی استعمال ہوگا

18۔ کراچی اور اسلام آباد کے لیے نقشہ اوقات نماز مرتب کرنے میں ایک جدّت یہ بھی بعض حضرات نے شروع کی ہے کہ طلوع آفتاب کا وقت اگر 5:44 بجے ہے (اسلام آباد یکم جنوری) تو اس کے بجائے نقشہ میں 4 منٹ کم کر کے 5:40 لکھ دیا گیا۔ حالانکہ 4 منٹ میں فجر کے 2 فرض تو بآسانی پڑھے جا سکتے ہیں ادھر غرب آفتاب کا صحیح (محسوب) وقت اگر 5:10 ہے تو اسے 5:14 لکھا گیا ہے اس دوران اگر کسی نے نماز عصر ادا کی تو وہ نہ ادا ہوئی نہ قضا۔ راقم عام دستور کے مطابق محسوب وقت ہی نقشہ میں درج کرتا ہے اور 3 منٹ کی احتیاط ہر نماز میں مئوذن یا نمازی کی صوابدید پر چھوڑتا ہے

19۔ ایسے نقشے بھی سننے اور دیکھنے میں آئے ہیں جو کہ لاہور کے مطبوعہ نقشہ میں چند منٹ جمع یا تفریق کرنے سے تیار کئے گئے

ہیں۔ یہ خلاف ضابطہ ہیں جس سے اہل فن بخوبی واقف ہیں۔ ایسے کسی نقشہ اوقات نماز پر عمل کرنے سے نماز و روزہ ضائع ہونے کا امکان ہے لہذا اسے تلف کرنا ضروری ہے

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں !

اقبال

20۔ اللہ تعالی نے مفتی رشید احمد صاحب سے ایک کام اور لیا۔ بیت اللہ کا طواف استلام سے شروع کیا جانا چاہیے جبکہ صدیوں سے یوں ہوتا چلا آ رہا تھا کہ گھڑی کے الٹ رخ ذرا آگے فرش پر لگائی گئی لیکر سے طواف کا جاتا تھا۔ مفتی صاحب کی نشاندہی پر سعودی حکومت نے اس کی اصلاح کر لی۔ راقم کو حضرت کی طرف سے انہی دنوں (1404ھ = 1983-1984) اپنے ریاض میں قیام کے دوران بذریعہ خط اطلاع ملی

اصلاح کی دو صورتیں

اصولی طور پر صبح صادق اور ابتداعشاء کے لیے نئے سرے سے سورج کو 15 ڈگری زیر افق شمار کر کے اوقات کی تخریج کرنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے پرانے نقشے بے کار ہو جاتے ہیں کیونکہ سال بھر کی مختلف تاریخوں کا فرق کوئی مستقل مقدار نہیں اس کی تشریح ذیل میں اسلام آباد کے حوالہ سے کی جاتی ہے

تاریخ	فجر18	فجر15	فرق(منٹ)	عشاء18	عشاء15	فرق(منٹ)
5جنوری	5:44	6:00	16	6:42	6:27	15
5مارچ	5:08	5:23	15	7:30	7:16	14
5جون	3:15	3:35	20	8:58	8:38	20
5ستمبر	4:19	4:34	15	7:54	7:39	15

صورت 1

لہذا اسلام آباد کے لیے یہ کلیہ بنایا گیا ہے کہ موجودہ نقشہ کے وقت فجر میں 13 منٹ کے بعد تک سحری کھائی جا سکتی ہے جبکہ اذان 20 منٹ بعد کہی جائے۔ لیکن اس صورت میں (مثال کے طور پر) اسلام آباد میں 13 منٹ اور 20 منٹ کے درمیانی 7 منٹ کے علاوہ دونوں طرف 3,3 منٹ کی احتیاط (7+3+3=) 13 منٹ کے وقفہ میں نہ تو سحری کھائی جائے اور نہ اذان کہی جائے۔

صورت 2

ہر شہر کے صرف فجر وعشاء پر مبنی نقشہ اوقات نماز شائع کیا جائے۔اس صورت میں 5 جنوری کو 3 منٹ کی احتیاط برتتے ہوئے سحری (6:00 کے بجائے) 5:57 پر بند کی جائے جبکہ اذان 6:03 پر کہی جائے۔اس پر بھی معمول کا 6 منٹ کا وقفہ تولازماً برقرار رہے گا۔بہرحال یہ صورت بہتر ہے۔اسی ضابطہ پر مبنی یہاں اگلے صفحات پر پاکستان کے 124 شہروں کے لیے (محسوب) وقت فجر وعشاء دیا گیا ہے

21۔ سن 2003 میں ملت بک شاپ فیصل مسجد اسلام آباد نے راقم کی تالیف_____ 100 سالہ اوقات نماز وقبلہ ٹائم پاکستان شائع کی تھی۔اب یہ زیرنظر کتابچہ جو کہ اوّل الذکر کا ضمیما قرار دیا جاسکتا ہے، کی اشاعت کی سعادت بھی اسی ادارہ کو حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔(آمین)

انجینئر ملک بشیر احمد بگوی اسلام آباد

bagvi2001@yahoo.com 0300 5032 566

(جمعۃ المبارک 05.07.1428 (20.07.2007)